روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 5 اکتوبر 2002ء 27 رجب 1423 ہجری-5 اخاء 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 228

توبہ کرنے والا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں- جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا- (یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کرسکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے)

(الدرالمنثور جلد1 ص261)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بیعت میں جاننا چاہیے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شئے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو' تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی - جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال واسباب ہوتا ہے-'مثلاً روپیہ' پیسہ' کوڑی' لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے' اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی- ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا- علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے- اس کی زیادہ حفاظت کرے گا- اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں- توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کرلیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بودوباش مقرر کرلی ہوئی ہے- اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا- اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں- ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی' فرش وہمسائے' وہ گلیاں کوچے' بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا اس کا نام توبہ ہے- معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور- اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے' اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے- وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے' نہیں مارتا- (-) (البقرہ 223:) میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کرکے غریب' بیکس ہوجاتا ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے-

(ملفوظات جلد اول ص 2)

نتائج مقابلہ نویسی "جلسہ سالانہ 2002"

خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: عبدالہادی طارق صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
دوم: مرزا عرفان قیصر صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ
سوم: طارق احمد طاہر صاحب اقامۃ النصرت ربوہ
چہارم: ہمایوں طاہر احمد صاحب اقامۃ النصرت ربوہ
پنجم: یحییٰ وسیم قریشی صاحب دارالفضل ناظم آباد کراچی
ششم: ساجد محمود صاحب اقامۃ النصرت ربوہ
ہفتم: مشتاق احمد نیر صاحب فیصل ٹاؤن لاہور
ہشتم: عبدالباری یاسر عمار صاحب عزیز آباد کراچی
نہم: شفیق احمد بٹ صاحب وحدت کالونی لاہور

(مہتمم تعلیم)

شعبہ امداد طلباء میں عطیہ دینے کا
نادر موقع

✿ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء وطالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کررہے ہیں کی فیسوں' کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے-

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے- چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں- نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں-

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جاسکتی ہے-

(نگران امداد طلباء' نظارت تعلیم)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1941ء ①

3 جنوری حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کو اشاعت احمدیت کے لئے سرگرم عمل ہونے کی تلقین فرمائی۔

13 جنوری سلطان زنجبار کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

13 جنوری گولڈکوسٹ کے علاقہ کماسی میں مدرسہ احمدیہ کی عمارت کا افتتاح ہوا۔

7,6 فروری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا جلسہ سالانہ سے الگ دو روزہ اجتماع پہلی مرتبہ منعقد ہوا۔ یہ تیسرا سالانہ اجتماع تھا۔ اس میں مجلس شوریٰ اور علمی اور ورزشی مقابلوں کے نظام کا اجراء ہوا۔

7 فروری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے احمدیہ بیت الذکر ٹبورا (مشرقی افریقہ) کا سنگ بنیاد رکھا۔ مخالفین نے شیخ صاحب کو قتل کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ اس کے بعد حکومت نے بیت الذکر کی تعمیر روک دی۔

7 فروری حضرت شیخ عبدالرشید صاحب پٹیالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

28 فروری حضرت بابو وزیر خان صاحب اوورسیئر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

فروری حضرت میاں شمس الدین صاحب سوداگر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1906ء)

5 مارچ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب پھیروچیچی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1906ء)

31 مارچ حضرت عبداللہ صاحب ساکن داتہ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

4 اپریل حافظ آباد میں احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے رکھا۔

11 تا 13 اپریل سالانہ مجلس مشاورت

14 اپریل مہاراجہ صاحب ریاست پٹیالہ قادیان آئے اور حضور سے ملاقات کی۔

21 اپریل تا 21 مئی حضور کا سفر سندھ

[illegible]24 اپریل اطفال الاحمدیہ قادیان کا پہلا ورزشی ٹورنامنٹ جس میں مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی وغیرہ کے مقابلے ہوئے۔

27 اپریل سکھوں کے اخبار ''شیر پنجاب'' نے جماعت کے خلاف اشتعال انگیز خبریں شائع کیں اور حکومت کو جماعت کے خلاف اکسانے کی بھرپور کوشش کی مگر بالآخر اس کا جھوٹ کھل گیا اور سازش ناکام ہوگئی۔

اپریل کھکھڑ میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر ہوئی۔

8 مئی حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

24 تا 30 مئی مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت پہلے ہفتہ تعلیم و تلقین کا انعقاد

25 مئی حضور نے عراق کے حالات پر تبصرہ کے عنوان سے لاہور ریڈیو سٹیشن سے تقریر فرمائی جسے دہلی اور لکھنؤ کے ریڈیو سٹیشنوں نے بھی نشر کیا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 225

خاندان نبوت کے ائمہ اثنا عشر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے دعویٰ مسیحیت کے پہلے سال کے وسط میں ''ازالہ اوہام'' حصہ دوم صفحہ 457 پر تحریر فرمایا کہ:-

''ائمہ اثنا عشر نہایت درجہ کے مقدس اور راستباز اور ان لوگوں میں سے تھے جن پر کشف صحیح کے دروازے کھولے جاتے ہیں اس لئے ممکن اور بالکل قرین قیاس ہے کہ بعض اکابر ائمہ نے خداتعالیٰ سے الہام پا کر اس مسئلہ کو اسی طرز اور اسی اصل سے بیان کیا ہو جیسا کہ ملاکی کتاب میں ملاکی نبی نے ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کا حال بیان کیا تھا''

عفو عام کا ایک مثالی نمونہ

حضرت اقدس نے 19 جنوری 1898ء کو سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام (ولادت یکم مارچ 625ء- وفات 27 مارچ 670ء) کا یہ اہم واقعہ بیان فرمایا کہ:-

''کہتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا- جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی- آپ نے تکلیف محسوس کرکے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا- غلام نے آہستہ سے پڑھا والکاظمین الغیظ (آل عمران: 135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کظمت غلام نے پھر کہا والعافین عن الناس - کظم میں غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی- اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے- آپ نے کہا عفوت میں نے عفو کیا- پھر پڑھا واللہ یحب المحسنین محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں- آپ نے کہا جا آزاد بھی کیا- راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی کو گرا کر آزاد ہوا- اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 115)

مقربان درگاہ عالی کے لئے دائمی اسوہ

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

''حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 580)

مقدس خون سے گلستان محمد کی آبیاری

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ''امام حسین علیہ السلام ....اگر چاہتے تو جا سکتے تھے مگر جگہ سے نہ ہلے اور سینہ سپر ہو کر جان دی''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 437)

''میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ فتوحات کے لئے دعا کرتے تھے- ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے فرمایا کہ ''تیرے لئے شہادت مقدر ہے''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 299)

(ولادت 18 جنوری 626ء- شہادت 10 اکتوبر 680ء)

ایک عاشق اہل بیت نبوی فرماتے ہیں۔

جو حسن میں بھی لاثانی تھا
کربل میں علی کا ثانی تھا
جو پیاس سجائے پھرتا تھا
لاشوں کو اٹھائے پھرتا تھا
تنہا تھا مگر بے دینوں سے
جو دین بچائے پھرتا تھا

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

5 جون حضرت منشی احمد دین صاحب لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

20 جون مجلس اطفال الاحمدیہ کے تحت پہلا امتحان لیا گیا اور خدام الاحمدیہ کے تحت مجالس سے تشخیص بجٹ کا آغاز ہوا۔

26 جون مجلس اطفال الاحمدیہ کے تحت مقابلہ جات کا آغاز۔ پہلے مقابلہ میں 186 اطفال نے شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

ریکارڈنگ 6مئی 1994ء

سوال-بعض عورتیں یہ بات کردیتی ہیں کہ عورتیں ناپاک ہیں اس لئے بیت الذکر نہیں جاسکتیں-اس بارے میں روشنی ڈالیں؟

جواب -عورتیں ناپاک ہوں تو یہ ماننا پڑے گا کہ جنت ناپاک لوگوں کے قدموں کے نیچے ہے- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے-تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ناپاکوں کے قدموں سے جنت ملے-عورتیں بہت پاک ہیں- پاک لوگوں کو جنم دینے والیاں ہیں یہ تو جاہلانہ باتیں ہیں-بعض دن ایسے ہیں جن میں بیت الذکر میں جانا اس لئے منع ہے کہ مجبوریاں ہیں- اس وقت حفظان صحت کے تقاضے یہ ہیں کہ ان دنوں میں احتیاط کی جائے-باقی ناپاکی سے اس کا کوئی تعلق نہیں-

سوال-حضور نے فرمایا تھا کہ سالگرہ نہیں منانی چاہئے- اور مومن کو لغویات سے پرہیز کرنا چاہئے-لیکن اس تقریب کو اگر اس نیت سے دوسرے پر بوجھ ڈالے بغیر صرف بچے کی خوشی اور آپس میں محبت بڑھانے کے لئے منایا جائے-تو کیا پھر بھی یہ لغویات میں آئے گی؟

جواب- یہ مختلف بہانے ہیں جو نفس پیش کرتا رہتا ہے قرآن کریم میں آتا ہے نفس تمہارے لئے تمہاری چیزیں خوبصورت کرکے دکھاتا ہے اور یہ اس کی ایک مثال ہے- جب ایک رسم کو بطور رسم کے ترک کرنا ہو-تو پھر انفرادی بحث نہیں رہا کرتی کہ کسی کی کیسی نیت ہے اور کیا ہے شراب جب منع ہوئی تو اس لئے منع تھی کہ اس کے نتیجہ میں انسان بہک جاتا تھا- اور صاف ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں انسان بعض نمازوں کے حقوق ادا نہیں کرسکتا لیکن آج کوئی یہ عذر تو نہیں کرسکتا- کہ میں تو بہت تھوڑی پیوں گا اور بالکل نہیں بھکوں گا- اس لئے مجھے اس کا نقصان نہیں ہے- بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے اس کے فوائد بھی ہیں- تو میں کیوں نہ صرف فوائد سے استفادہ کروں- اور نقصان سے بچا رہوں- تو یہ محض نفس کے بہانے ہیں- جب ایک عمومی حکم جاری کیا جاتا ہے تو سب کو اس سے رکنا چاہئے- ورنہ یہ رسمیں پھر سر اٹھائیں گی اور آگے پھیل جائیں گی- پھر ان کے بد پہلو نمایاں ہوتے جائیں گے- میں نے جو بات سمجھائی تھی وہ پتہ نہیں کیوں ان کو سمجھ نہیں آرہی- میں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا دن نہ آپ نے منایا نہ صحابہ نے نہ خلفاء کی پیدائش کا دن منایا گیا- آپ شاید یہ عذر کریں کہ اس زمانہ میں یہ باتیں تھیں نہیں- پھر یہ زمانہ آیا گیا- اس میں حضرت مسیح موعود بطور حکم کے تشریف لائے' سنت کو اپنے عمل میں زندہ کرکے دکھایا- اب تو وہ زمانہ ہے جبکہ یہ رسمیں منائی جا رہی ہیں- آپ کی کیوں برتھ ڈے نہیں منائی گئی- کیوں خلفاء میں سے کسی کی برتھ ڈے نہیں منائی گئی- مجھے تو یاد بھی نہیں ہوتا کہ آج برتھ ڈے ہے' کبھی کسی کا فون آجائے اتفاق سے تو پتہ چلتا ہے-تو یہ فضول باتیں ہیں- خوشیوں کے اور بھی طریقے ہیں- آمین منانے کا کتنا اچھا طریق رائج ہوا ہے- یہ سنت حسنہ ہے جو دین میں داخل ہوئی ہے اس سنت حسنہ سے فائدہ اٹھائیں- بچوں میں قرآن کریم کا شوق ہوگا- اور وہ جب سج دھج کے تیار ہوکے قرآن پڑھنے آئیں گے' پھر آپ دعوت کریں تو آپ کے سارے شوق اچھی طرح پورے ہوسکتے ہیں- اس لئے فضول باتوں کے لئے فضول بہانہ نہ بنائیں-

سوال- دین میں والدین کی اطاعت ماسوائے شرک کے فرض ہے- کیا والدین اپنی اولاد کی ازدواجی زندگی میں مداخلت کا حق رکھتے ہیں- اگر رکھتے ہیں تو کس حد تک-؟

جواب- حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ کے حوالہ سے یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ کبھی کبھی آتے تھے اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ملنے کے لئے- ایک دفعہ جب تشریف لائے تو حضرت اسمٰعیل باہر شکار پر گئے ہوئے تھے- اور ان کی اہلیہ وہاں موجود تھی- اس کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اندازہ لگایا کہ یہ بااخلاق عورت نہیں- اور اسماعیل کی نسل سے جن مقدس وجودوں نے پیدا ہونا ہے ان کے شایان شان نہیں ہے- تو آپ جب واپس تشریف لے جانے لگے تو اس کو نصیحت فرمائی کہ جب میرا بیٹا شکار سے واپس آئے گا تو اس کو کہنا اپنی دہلیز بدل دو- اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یہ بات سنی تو صاحب فراست تھے فوراً مطلب سمجھ گئے اور اس بیوی کو طلاق دے کر ایک اور نیک بی بی سے آپ نے شادی کرلی- تو بطور نصیحت کے باپ کو حق ہے اپنے بیٹے کو نصیحت کرے- مگر دینی اغراض غالب ہوں- اور کوئی نفسی طمع یا رشتہ داروں کے تعلقات وغیرہ نصیحت کا محرک نہ بنیں- تو یہ ٹھیک ہے- لیکن نصیحت کی حد تک- حکم کی حد تک نہیں- امر واقعہ یہ ہے کہ ہر شخص کی بیوی اس کے بچے اس کی تحویل میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں یہ مثال دی ہے کہ تم سب لوگ گڈریے ہو اور تمہاری بھیڑیں ہیں تم ان پر نگران ہو اور پوچھے جاؤ گے وہاں یہ نہیں فرمایا کہ باپ اپنے بیٹے کے اہل وعیال کے متعلق پوچھا جائے گا- اور وہ اس کی بھیڑیں ہیں- فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے اہل وعیال کے متعلق پوچھا جائے گا- اس پہلو سے بیٹا آزاد ہے- آزاد ہی نہیں بلکہ پابند ہے- کہ خود اپنی بیوی اہل وعیال کی تربیت کرے اور اس معاملہ میں وہ خدا کو جواب دہ ہے-

جہاں حقوق کے دائرے ہیں وہاں شرعاً دخل دینے کا ان کو حق نہیں ہے- اس میں آپ ذمہ دار ہیں- بعض مائیں بڑی درشت مزاج کی ہوتی ہیں- بعض باپ بڑے درشت مزاج کے ہوتے ہیں- اور وہ اپنی بہو پہ سختی سے حکومت کرنا چاہتے ہیں- ایسے معاملے میں بیٹے کا فرض ہے کہ بیوی کے جائز حقوق کی حفاظت کرے- ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے مگر اپنی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو ادا کرے-

سوال- کیا کوئی عورت اپنے خاوند کے بھائیوں' کزن یا اپنے کزن سے ہاتھ ملا کر السلام علیکم کرسکتی ہے؟

جواب- ہاتھ ملانا ایک ایسی عادت ہے جو مغربی معاشرے کی وجہ سے ہمارے ہاں رواج پکڑ گئی ہے- اور اس میں تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ احتیاط برتی جائے- گھر میں بزرگ ہوتے ہیں- ان کے بچے ہوتے ہیں بزرگ ان کو پیار سے گلے سے لگاتا ہے' بعض دفعہ سر پہ ہاتھ پھیرتا ہے- کسی کے ذہن میں وہم وگمان بھی نہیں گزر سکتا کہ اس تعلق میں کسی قسم کی کوئی قباحت ہے' اور یہ ہمارے ملک میں خصوصاً گھر کے بزرگوں کے پاس جاکے سر کو آگے کرنا یہ رواج پایا جاتا ہے- اس کی کیا سند ہے- یہ میں نہیں جانتا- مگر جس رنگ میں یہ رائج ہے. کبھی اس سے کبھی کوئی بدی پھوٹتی ہوئی ہمیں نظر نہیں آئی- مگر جس ماحول کا یہ ذکر کررہے ہیں کہ گھر میں کزنز وغیرہ ہوں اور اس سے ہاتھ ملاتے پھریں- اس سے بہت بدیاں پھیل سکتی ہیں- اور یہ آغاز ہے خلا ملا کا- اس لئے میرے نزدیک تو اس کو سختی سے منع کرنا چاہئے- سختی سے اسے روکنا چاہئے رسم کو اگر آپ رواج دیں گے تو معاشرہ میں بہت سی بدیاں پیدا ہوجائیں گی- اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے رکھے-

سر کے اشارہ سے ہاتھ کے اشارے سے آپس میں احترام کو ظاہر کرسکتے ہیں- اتنا ہی کافی ہے- اور رفتہ رفتہ آپ کے معاشرے کی خوبیاں ان میں پھیلنی شروع ہوجائیں گی-

سوال- قیامت کے بارہ میں حضور وضاحت فرمائیں؟

جواب- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دفعہ قیامت سے متعلق سوال ہوا تھا- یارسول اللہ قیامت کب ہوگی- تو آپؐ نے فرمایا تم نے اس کی تیاری کرلی ہے کیسا پیارا جواب ہے- اس سے بحث نہیں ہے کہ کب ہوگی- جب بھی ہوگی تم پر تو قیامت ٹوٹ پڑی ہے- تم نے تو اپنا حساب دینا ہے- تو اگر قیامت کے متعلق دلچسپی ہے تو کب کی بحث بے کار ہے- یہ بحث ہونی چاہئے کہ کیا قیامت کے دن میں اس لائق بھی ہوں گا کہ نہیں کہ اپنا حساب کتاب خدا کے حضور پیش کرسکوں- اور میری بخشش کے سامان ہوں- تو آپ کو بھی میری یہی گزارش ہے کہ آپ اپنی قیامت کا فکر کریں- اس بڑی قیامت میں دلچسپی لینے کی آپ کو ضرورت نہیں- کیونکہ میں جانتا ہوں آپ کے ذہن میں انفرادی قیامت نہیں ہے- بلکہ وہ اجتماعی قیامت کا تصور ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ تمام دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی-

قیامت کے ضمن میں یاد رکھیں کہ دو طرح کے مضامین ملتے ہیں- ایک ہے قیامت معنوی طور پر اور تمثیل کے طور پر- ایسی قیامتیں قوموں پر پہلے بھی آئیں- اور قوموں کے حالات تبدیل ہوگئے- اور بڑے بڑے انقلابات واقع ہوئے- ان کو بھی قیامت ہی کہا جاتا ہے- اور ایک قیامت وہ ہے جس کو انگریزی میں ڈومز ڈے کہتے ہیں- جس کا مطلب یہ ہے کہ ساری دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی- اور کچھ یہاں باقی نہ رہے- یہ جو قیامت ہے یہ بہت بعید کی بات ہے- بہت دور کا سلسلہ ہے- اور جب بھی آئے گی تو اشرار الناس پر آئے گی- یعنی ایسے لوگوں پر آئے گی جن کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہوگا کہ بہرحال یہ قومیں اب زندہ رہنے کا حق نہیں رکھتیں- تمام بنی نوع انسان سے سعادت ہمیشہ کے لئے اٹھ چکی ہے- وہ آخری تنبیہ جو کی جانی تھی کی جاچکی- باقی مواد اس لائق نہیں کہ اسے باقی رکھا جائے- یہ وہی مضمون ہے جیسے نوح کی قوم پر ایک جزوی قیامت ٹوٹی تھی- اور خدا تعالیٰ نے حضرت نوح کو بتا دیا تھا- کہ اب ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں رہے گا جو شریف ہو اور حق کو قبول کرسکے- تو اس لئے نوح نے دعا ہی یہ کی اللہ تعالیٰ سے کہ اے خدا اب ان کو مٹا دے کہ ان میں کوئی ایسا وجود نہیں رہا جو پاک بچے جنے- اور پاک نسل کو آگے بھیجے- فاجر اور فاسق پیدا کرنے ہیں اور ان کے سوا کچھ نہیں کرسکتے-

تو ان کو مٹا دینا بہتر ہے۔ پس ایک نمونہ ہمیں خدا نے ماضی میں دکھا دیا کہ قیامت کیسی آتی ہے اور کیسے لوگوں پر آتی ہے۔ ایسے ہی حالات جب عالمگیر ہو جائیں گے تو پھر ایک قیامت آئے گی۔ اس میں دلچسپی لینے کا کوئی موقعہ نہیں ہے۔ انسان کو اپنی فکر کرنی چاہئے۔

اور جہاں تک انقلابات کا تعلق ہے اس قیامت کا ذکر قرآن کریم میں لفظ ساعۃ سے ملتا ہے۔ الساعۃ قیامت کے معنوں میں سمجھا جاتا ہے مگر درحقیقت اس کا زیادہ اطلاق روحانی انقلابات پر ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ دیکھو چاند دو ٹکڑے ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی اٹھائی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ قیامت بہت قریب آ گئی ہے۔ وہ قیامت اگر ظاہری قیامت ہوتی تو آج چودہ سو سال ہو گئے وہ کہاں قریب آئی اور کہاں چلی گئی۔ پس صاف ظاہر ہے کہ جس کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا ہے اس کی عظیم طاقتوں اور اس سے تعلق رکھنے والے ایک انقلاب کا ذکر تھا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے انقلاب کی طاقتیں رکھی ہیں۔ اور عنقریب اس قوم کی کایا پلٹ جائے گی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اس معنی میں قیامت کا دوسرا ذکر حضرت مسیح کے حوالہ سے ملتا ہے۔ وانہ لعلم للساعۃ۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں فرمایا کہ وہ بھی ساعۃ کی نشانی ہوگا۔ پس مسیح ابن مریم کے دوبارہ نزول کی خوشخبری بھی ساتھ دے دی گئی اور یہ بھی بتایا کہ آپ ساعۃ کا نشان بن جائیں گے۔ آپ کے بعد قیامت آئے گی۔ احادیث میں اسی طرف اشارہ ہے جو آ بھی چکا اور تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ پس مسیح سے وابستہ قیامت بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ قیامت سے الگ نہیں۔ پس جو بھی قیامت ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی قیامت کے تابع اور اسی نہج پر ہوگی۔ جیسے پہلے قیامت آئی تھی۔ پس اگر وہ قیامت آپ کے پیش نظر ہے تو اس کا میں جواب دے چکا ہوں۔ کہ اس قیامت سے مراد روحانی انقلاب ہے۔ قیامت اس کو کیوں کہا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دو پہلو ہیں۔ ایک پہلو سے قیامت موت کا اعلان کرتی ہے۔ سب کی صف لپیٹی جاتی ہے۔ سب ختم ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے سب کی زندگی کا اعلان کرتی ہے۔ ایک نیا روحانی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ صور پھونکا جاتا ہے اور روحیں جاگ اٹھتی ہیں۔ مردے قبروں سے نکل نکل کے باہر آتے ہیں۔ پس یہ وجہ ہے کہ روحانی انقلاب کو قیامت کہا جاتا ہے۔

سوال۔ ابن عربی نے ایک کشف میں چالیس آدم دیکھے کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ہر آدم کا اپنا خاتم تھا۔ جو روحانیت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ کیا ہر دور کا آدم دوسرے ادوار سے روحانیت اور دنیاوی ترقی میں مختلف ہوتا ہے۔

جواب۔ تاریخ عالم تو اس بات پر گواہ ہے کہ جب سے انسان بنا ہے مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے اگر ابتدائی انسان کی آپ باتیں کریں تو آج کے زمانہ کے لحاظ سے اس کا شعور ہی بہت محدود تھا۔ وہ ہڈی کا خول جس میں دماغ ہوتا ہے۔ آج کے انسان کے مقابل پر وہ نسبتاً بہت چھوٹا تھا۔ تو یہ خیال کر لینا کہ ہر ایک اپنا خاتم ان معنوں میں کہ وہ تمام ترقیات نصیب ہو جائیں جو قرآن کے نتیجہ میں بالآخر رونما ہوئیں یہ بالکل غلط خیال ہے۔ تاریخ اس کو جھٹلا رہی ہے۔ سائنس اس کو جھٹلا رہی ہے۔ ہاں یہ کہنا کہ ہر زمانہ کے اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اور ان قوموں کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے جنہیں ایک وقت تک عروج ملا اور پھر وہ تنزل کا شکار ہو گئیں اور اب باقی نہیں تو آثار کے طور پر باقی رہیں یا مٹ گئیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی ایک خاتم آیا ہوگا یہ نسبتی باتیں ہیں۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے لکھی ہے۔ کہ ہرگز بعید نہیں کہ ہر قوم کا ہر مذہب کا الگ الگ خاتم ہو۔ وہ اگر خاتم ہو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت سے وہ متصادم ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ آپ ہفت اقلیم کے بادشاہ ہیں۔ ہر زمانے کے تمام قوموں کے خاتم ہیں اور رب العلمین کی طرف سے رحمۃ للعلمین بنائے گئے۔ اس لئے آپ ان سب خاتموں کے خاتم ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی خاتم ہے تو ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ قرآن ہم سے اس کی خاتمیت پر ایمان لانے کا تقاضا نہیں کرتا۔ ایک فلسفیانہ بحث ہے۔ کوئی بعید نہیں ہے کہ ان زمانوں میں ان قوموں کے عروج و زوال کی داستان میں ایک ایسا نام بھی لکھا ہو جو ان سب میں بہتر ہو۔ اس سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کو آپ جزوی طور پر خاتم کہہ دیں تو کہہ دیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے ساتھ اس کا موازنہ نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ پامسٹری کے بارہ میں ایک سوال ہے کہ بعض سائنٹفک طریقوں سے حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں؟

جواب۔ میں وضاحت سے یہ بات کھول چکا ہوں۔ ہر انسان جو کام کرتا ہے اس کے چہرے پر اس کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے کہ وہ کینا ہے۔ اور قیافہ شناس انسان بڑی آسانی سے کسی انسان کے سچ جھوٹ کو پہچان لیتے ہیں۔ اس کے مزاج کو سمجھ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی عادتوں کا اندازہ کرنا بھی مشکل نہیں ہوتا۔ اس لئے ہاتھوں سے بعض دفعہ پیشے کا پتہ چلتا ہے۔ اس کی روزمرہ کی زندگی کا علم ہو سکتا ہے۔ آرٹسٹ کے اگر مزاج میں نفاست اور لطافت پائی جاتی ہے تو اس کے ہاتھوں میں بھی مخروطی انگلیاں اور لمبی انگلیاں اور ان میں نزاکت دکھائی دے گی۔ الا ماشاء اللّٰہ۔ عام طور پر آرٹسٹ کی انگلیاں نازک اور ہاتھ اس کی خصوصیت کے ساتھ ایک خاص ادا لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو ایک ذہین آدمی پہچان لیتا ہے۔ وہ کہے گا میرے خیال میں تم آرٹسٹ ہو تو وہ کہے گا دیکھو جی یہ سچی بات نکلی۔ پھر وہ کہے گا کہ تمہارے چہرے سے پتہ چلتا ہے کہ تم اس مزاج کے ہو۔ یہ باتیں عالم الغیب ہونے سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بعض آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ تو اسی طرح سے عالم الغیب بنتا ہے۔ جس طرح ایک شخص سخت سردی میں ٹھنڈے پانی کے تالاب میں بلی کو نہلا رہا تھا۔ ایک مسافر پاس سے گزرا۔ اس نے کہا بابا تم کیا کر رہے ہو۔ اس غریب کو مار دو گے اس نے کہا جاؤ جاؤ تم بڑے ولی بنتے پھرتے ہو۔ جاؤ جاؤ بھاگو۔ وہ چل پڑا بے چارہ۔ کچھ دیر کے بعد وہ آیا تو ایک طرف بلی مری پڑی تھی اس نے کہا کیوں جی میں نہ کہتا تھا کہ جاؤ جاؤ تم ولی بنتے پھرتے ہو۔ یہ نہلانے سے نہیں مری یہ نچوڑنے سے مری ہے۔ یہ نہا چکی تھی اس لئے نچوڑا تھا۔ یہ نچوڑنے سے مری ہے۔ تو آپ اس کا نام نچوڑنا رکھ دیں۔ نہلانا رکھ دیں۔ یہ ظاہری شہادات ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں یہ معلومات ہو جاتی ہیں۔ ان کا علم غیب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ولایت سے کوئی تعلق ہے۔

سوال۔ لوگ روشنیوں یا قرآنی آیات کا مراقبہ کرتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب۔ قرآنی آیت کے مراقبہ سے کیا مراد ہے۔ قرآنی آیت پڑھ کے بغیر سوچے سمجھے اس کو پڑھتے رہو اور مراقبہ میں چلے جاؤ۔ یہ محض فرضی باتیں ہیں۔ اور نفسیاتی طور پر اپنے باشعور ضمیر سے ڈوب کر غیر شعوری ضمیر میں اترنے کی کوشش ہے۔ لیکن قرآن کریم کا حقیقت میں اگر مراقبہ کرنا ہے تو آیات پر غور کریں ان کے مضامین کو سمجھیں، انہیں اپنی زندگی پر اطلاق کر کے دیکھیں، اس سے بہتر اور مراقبہ کا کوئی طریق نہیں ہے۔

مبارکہ صدیقہ صاحبہ

ایک نیک سیرت اور دعا گو شخصیت

حضرت داروغہ عبدالحمید خان صاحب

براہین احمدیہ کے مطالعہ سے آپ نے حق پہچانا

حضرت نانا جان داروغہ عبدالحمید صاحب کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔ تلاوت قرآن کریم نماز روزہ کے پابند اور تہجد کی نماز باقاعدہ پڑھتے تھے۔ دینی کتب کے مطالعہ سے خاص شغف تھا۔

نانا جان کہا کرتے تھے چاند سورج کو گرہن لگ گیا صدی بھی ختم ہو گئی تمام علامات پوری ہو گئیں حضرت مہدی امام الزمان کا ظہور کب ہوگا؟ یہ انتظار ان کی بے چینی میں تبدیل ہو گیا۔

پولیس میں ملازمت کی وجہ سے آپ یو پی کے مختلف اضلاع میں تعینات رہے۔ منصوری میں تعیناتی کے دوران کسی تفتیش کے سلسلہ میں ڈیرہ دون گئے ہوئے تھے۔ رات وہیں ایک سرائے میں قیام تھا کہ ایک صاحب نے آپ کو براہین احمدیہ پڑھنے کو دی۔ آپ نے کتاب بڑے شوق سے مطالعہ کی کیونکہ آپ کو پہلے ہی سے جستجو تھی۔ آپ کو مصنف سے عقیدت ہو گئی اور دل نے فیصلہ کر لیا کہ یہ معرکۃ الآراء کتاب کسی بہت بڑے بزرگ نے لکھی ہے پھر چند روز بعد وہ صاحب آئے انہوں نے پوچھا کتاب آپ نے پڑھی۔ اس کے مصنف کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ نانا جان نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی غوث یا ولی معلوم ہوتے ہیں اس پر ان صاحب نے کہا یہ تو مامور ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ نانا جان نے کہا جب ہم کہہ رہے ہیں کہ وہ غوث ابدال یا ولی ہیں تو اگر وہ ماموریت کے دعویٰ دار ہیں تو ان کا دعویٰ صحیح ہے۔

ڈیرہ دون سے جب آپ واپس اپنے گھر منصوری پہنچے تو آپ نے سب گھر والوں سے کہا کہ حضرت امام الزمان پیدا ہو چکے ہیں اور ہم ان کی ایک کتاب براہین احمدیہ پڑھ بھی چکے ہیں اور اب ہم حضرت امام الزمان کو بیعت کا خط لکھ رہے ہیں پھر آپ نے بیعت کا خط لکھا اور گھر کے تمام افراد سے الگ الگ بیعت کے خطوط لکھوائے آپ کے ساتھ بیعت کرنے والوں میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں بھی شامل تھیں جن کے نام یہ ہیں۔ محمد جلیل القدر۔ عبدالوکیل۔ خوشنودی بیگم۔ شادمانی بیگم۔ شاہ زمانی بیگم اور عائشہ خاتون۔

یہ بیعت بیسویں صدی کے ابتدائی سالوں کی ہے۔ پھر جوانی میں ہی پنشن لے کر انچولی ضلع میرٹھ میں سکونت اختیار کی اور ساری عمر قرآن کریم پڑھنے اور عبادت و ریاضت میں گزاری ہر سال جلسہ سالانہ پر اپنے خاندان کے ساتھ قادیان جاتے تھے۔

آپ نہایت نیک متقی اور مستجاب الدعوات اور صاحب کشف و رویا بزرگ تھے پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد گزار بھی تھے۔ نماز عشاء کے تھوڑی دیر بعد سو کر اٹھتے اور نفل شروع کر دیتے کچھ دیر نوافل پڑھنے کے بعد قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے جب تھک جاتے تو کچھ دیر صحن میں ٹہل کر زبانی قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے پھر آرام کر کے گھنٹے دو گھنٹے کے بعد دوبارہ عبادت کا سلسلہ شروع کر دیتے یہاں تک کہ فجر کی اذان ہو جاتی غرباء اور یتامیٰ کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک بیٹی کا 20 یا 25 تولہ کا سونے کا ہار گم ہو گیا جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے دعا کی۔ بعد میں خواب میں وہ ہار نواڑ کی چارپائی کے اندر پڑا ہوا دکھایا گیا چنانچہ وہ ہار آپ کے بتانے پر اسی جگہ سے مل گیا معلوم کرنے پر نوکرانی نے اقبال جرم کیا اور کہا کہ اس ہار کو گھر لے جانا چاہتی تھی اور وقتی طور پر ہار چارپائی میں چھپایا تھا آپ نے اس کو معاف کر دیا۔

بہتر پلاننگ اور ماہر کے مشورہ سے آپ اچھا اور کم قیمت گھر تعمیر کر سکتے ہیں

گھر تعمیر کرنے کے آزمودہ اور کارآمد مشورے

بیماری کے علاج کے لئے ڈاکٹر اور گھر کے ڈیزائن کے لئے آرکیٹیکٹ کی ضرورت ہوتی ہے

مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ

گھر کے لفظ کے متعلق اگر آپ غور سے سوچیں تو بہت ہی گہرے معنے رکھتا ہے۔ مکان کی چار دیواری آپ کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ گھیراؤ آپ کے لئے اچھا بھی ثابت ہو سکتا ہے اور برا بھی۔ دراصل موجودہ دور کی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ Built-Environment وہاں کے رہنے والوں کی سوچ اور کردار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بلڈنگ کے اندر اور باہر جو مختلف قسم کی Finishes کی جاتی ہیں۔ کمروں کے اندر مختلف رنگ بھرے جاتے ہیں یہ سب چیزیں مخفی طور پر اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہیں۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ ان کے اندر رہنے والوں کی سوچ صحت اور خیالات پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔

عام مشاہدہ ہے کہ جن گھروں کا Layout ہوا دار ہو۔ گلیاں کھلی ہوں۔ درخت اور پھولدار پودوں سے آراستہ ہوں۔ وہاں کے لوگ خوش اور صحت مند نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ جو تنگ گلیوں کے ماحول میں پرورش پاتے ہیں۔ سورج کی روشنی ان کے کمروں تک نہیں پہنچتی۔ تازہ ہوا سے محروم رہتے ہیں۔ ان کی صحت اتنی اچھی نہیں ہوتی اور وہ لوگ اکثر تنگ نظریہ کے مالک ہوتے ہیں۔

عورت عام طور پر اپنی زندگی کا 90% وقت گھر میں ہی گزارتی ہے۔ مرد حضرات تقریباً 50% زندگی کا حصہ گھر میں رہتے ہیں۔ بچوں کی زندگی کا پرورش کا حصہ گھر میں ہی بسر ہوتا ہے۔ تو آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ کتنا اہم ہے کہ آپ کے گھر کا ماحول ٹھیک ہو۔ کیونکہ یہ آپ کے خاندان اور آپ کی آئندہ نسل کے کردار پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پہلے لوگ اپنے گھر مستری کے مشورہ سے بنوالیا کرتے تھے۔ یا پھر اگر کوئی بنا ہوا گھر پسند آیا تو اس کی نقل کر لی۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ آج کل گھر بنانا ایک بہت ہی مہنگا کام ہے۔ شاید زندگی میں ایک ہی وقت میں اتنی بڑی رقم کسی اور کام پر صرف کرنے کا موقع نہ ملے۔ ایک دفعہ اگر مکان مکمل ہو گیا۔ تو پھر بقایا زندگی کے دن اسی میں گزارنے پڑتے ہیں۔ اس لئے جہاں گھر بنانے میں خرچ پر کنٹرول کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی بناوٹ ایسی ہو جو موجودہ دور کے نقطہ نظر کے مطابق ہو۔ جس طرح آپ کو کسی بیماری کے علاج کے لئے ایک ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہے۔ اسی طرح بلڈنگ اور گھر کے ڈیزائن کیلئے ایک آرکیٹیکٹ کے مشورہ کی ضرورت ہے۔

آرکیٹیکٹ سے نقشہ بنوائیں

میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ لوگ ایک مستری کے کہنے پر مکان شروع کر لیتے ہیں۔ جب کچھ حصہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تو پھر آرکیٹیکٹ کے پاس مشورہ کے لئے جاتے ہیں۔ کہ بتائیں اس کو اب کیسے ٹھیک کیا جائے۔ اس طرح بہت ساری رقم ضائع ہو جاتی ہے۔ اور گھر کی بناوٹ بھی خراب کر بیٹھتے ہیں۔ لوگ عام طور پر سیدھے سادے عوام کو اپنے مفاد کیلئے بہکا لیتے ہیں۔ کہ ہم نے تو ساری عمر اسی کام میں گزاری ہے۔ یہ ہمارا خاندانی کام ہے۔ ایک آرکیٹیکٹ کو کیا پتا۔ اور اس کو زائد ہزاروں روپے کی فیس دینے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ساری باتیں ٹھیک نہیں۔ آرکیٹیکٹ عام طور پر اپنی فیس Economical Design تیار کرنے پر پوری کر لیتا ہے۔ اور دوسری طرف آپ کو ایک اچھا پلان مل جاتا ہے۔ جس میں آپ زندگی کے دن خوشی اور آرام سے گزار سکیں۔ اس لئے کہ یہ بہت ہی بہتر ہے کہ مکان شروع کرنے سے بہت پہلے ایک آرکیٹیکٹ کے مشورہ سے مکان کا ڈیزائن بنوائیں۔ اور کام شروع نہ کریں۔ جب تک آپ کے گھر کا پلان مکمل نہ ہو جائے اور اس کے متعلق آپ کی تسلی نہ ہو جائے۔ بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ پہلے ٹھیکہ کر لیتے ہیں اور آرکیٹیکٹ کے پاس بعد میں جاتے ہیں۔ آرکیٹیکٹ پر دباؤ ڈال کر جلدی سے گھر کے ڈیزائن کو مکمل کروانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ اچھی بات نہیں۔ آرکیٹیکٹ کو پلان تیار کرنے کے لئے مناسب وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔

ڈیزائن کا گھر کے افراد سے مشورہ کرلیں

جب آپ آرکیٹیکٹ کے ساتھ پلان کو آخری شکل دے رہے ہوتے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ بیوی اور بچوں سے بھی مشورہ لے لیا جائے۔ ورنہ جب مکان بننا شروع ہو جائے گا۔ تو اگر بیوی یا بچوں کو وہ پلان پسند نہ آیا۔ تو اس آخری وقت میں چھوٹی سی تبدیلی بھی مہنگی پڑے گی گھر میں بدمزگی بھی الگ ہو گی۔ دوسرے عورتوں نے دن کا 90% وقت گھر میں گزارنا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی مرضی اور خواہش کے مطابق گھر کو شکل دی جائے۔ خاص طور پر باورچی خانہ اور غسل خانہ کے سائز اور جگہ کے تعین میں مشورہ یقیناً مفید ثابت ہوگا۔

کمروں کا سائز اور پیمائش

آج کل مہنگائی کا دور ہے۔ اس لیے بہت ضروری ہے کہ کمروں کے سائز اتنے ہی رکھے جائیں جو ضروریات کو پورا کر دیں۔ یورپ میں بیڈ روم اور دوسرے کمروں میں فرنیچر کی لسٹ کے مطابق کمروں کا تعین کیا جاتا ہے۔ اگر چہ یہ سائز گرم آب و ہوا کے لئے مناسب نہ ہوں گے۔ لیکن ان کو بڑھا کر درج کر دیا ہے۔ ان سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر کچھ بڑھانا بھی چاہیں۔ تو مضائقہ نہیں۔ لیکن ضرورت سے زیادہ کمروں کا سائز قیمت میں اضافہ کرے گا۔

	یورپ میں کمروں کے سائز	ایشیا میں بڑھائے جاسکتے ہیں
سنگل بیڈ روم	70 مربع فٹ	100 مربع فٹ
ڈبل بیڈ روم	120 //	170 //
ڈرائنگ/ڈائننگ روم	200 //	300 //
غسل خانہ	35	48 //
باورچی خانہ	65 //	100 //

ضرورت کے مطابق گھر بنائیں

آج کل خاندانوں کے اکٹھے رہنے کا رواج ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے بڑے بڑے گھروں کی ضرورت نہیں۔ جیسے ہی بیٹے یا بیٹی کی شادی ہوتی ہے۔ وہ علیحدہ گھر میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ بعض والدین اب بھی بڑے بڑے گھر اس خیال سے بنوا لیتے ہیں۔ کہ ان کے بیٹے شادی کے بعد ان کے پاس رہیں گے۔ لیکن ان کی اولاد جب گھر سے دور چلی جاتی ہے۔ تو والدین کے لئے بڑے گھر کی دیکھ بھال بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ میرے ایک دوست اپنے گھر کی کہانی سنا کر ہمیشہ ہنسا کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہ چار بھائی اور ایک بہن ہیں۔ والدین نے جب نیا گھر بنایا۔ تو درمیان میں کھلی جگہ رکھ کر چاروں طرف بیٹوں کے لئے کمرے بنوائے۔ لیکن جیسے ہی بیٹے بڑے ہوئے تعلیم حاصل کی۔ شادی ہوئی تو اب ایک امریکہ میں رہ رہا ہے۔ دوسرا سعودی عرب میں ہے۔ تیسرا پشاور میں اور چوتھا میرے ساتھ انگلستان میں ہے۔ والدین اب بوڑھے ہو چکے ہیں اتنا بڑا گھر جو والدین نے چار خاندانوں کے لئے بنوایا تھا۔ اب اس کی دیکھ بھال کرنا بھی مشکل ہو رہی ہے۔ اور یہ بتا کر وہ بہت ہنستے ہیں۔ کہ جب بھی وہ پاکستان والدین کو ملنے جاتے ہیں۔ مکان کو خالی پڑا ہوا پاتے ہیں۔

بہت بڑے مکان نہ بنوائیں

مکان کا ڈیزائن بنواتے وقت موجودہ حالات کے طرز زندگی کو مدنظر رکھیں۔ مکان بڑا نہ بنوائیں۔ اس خیال سے کہ آپ کا خاندان بڑا ہے۔ بچے جیسے ہی بڑے ہوں گے۔ وہ یا تو کسی اور شہر میں جہاں ان کی نوکری ہے وہاں چلے جائیں گے اور مکان بنوا لیں گے یا کسی دوسرے ملک میں بھی جا سکتے ہیں۔ اگر آپ کا خاندان بڑا ہے۔ تو گھر کو شروع ہی سے اس طرز پر ڈیزائن کروائیں کہ مستقبل میں جب بچے بڑے ہو کر گھر چھوڑ جائیں گے تو موجودہ گھر کے دو یا تین علیحدہ علیحدہ یونٹ بن سکیں۔ تاکہ جب آپ اکیلے رہ جائیں۔ تو زائد حصہ کو فروخت کر سکیں یا کرایہ پر دے سکیں۔ اس مشورہ کو معمولی خیال نہ کریں۔ کیونکہ میرے پاس ابھی دو ایسے کیس ہیں کہ والدین اپنے گھر کو چھوڑنا بھی نہیں چاہتے کیونکہ ایک خاص تعلق ہے۔ لیکن اس گھر کو چھوٹے علیحدہ یونٹوں میں بدلنا مشکل ہو رہا ہے۔ گھر اتنے بڑے ہیں جو خالی پڑے ہوئے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کرنا مشکل ہو رہی ہے۔ اور پھر بھاری رقم اس مکان پر لگی ہوئی ہے۔ جن کا وہ اب استعمال بھی نہیں کر سکتے۔

کنبے کے مطابق مکان کا سائز

اب دور چھوٹے چھوٹے مکانوں کا ہے۔ لندن میں میں ایک کونسل میں کام کرتا تھا۔ آج سے بیس سال پہلے اس کونسل میں 10% ایک بیڈ روم۔ 20% دو بیڈ روم 30% تین بیڈ روم اور 40% چار بیڈ روم مکان بنائے جاتے تھے۔ لیکن اب حالات بالکل تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب گورنمنٹ کی طرف سے جو آبادی کا تناسب ہے۔ اور گھروں کے متعلق Guide Line ہیں۔ ان کے مطابق 60% ایک بیڈ روم۔ 20% دو بیڈ روم 15% تین بیڈ روم اور صرف 5% چار بیڈ روم مکان بنائے جاتے ہیں۔ کیونکہ خاندانوں کا سائز کم سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ میں چند سال پہلے سویڈن میں تھا۔ مجھے وہاں بتایا گیا۔ کہ وہاں تو دو بیڈ روم سے بڑے مکان کا Concept ہی ختم ہو گیا ہے۔ اکثر مکان ایک بیڈ روم کے بنتے ہیں۔

تعمیر کا ڈیزائن

گھر کے ڈیزائن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ کمروں کا سائز اور ان کی پلاٹ میں لوکیشن اور دوسرے کمروں کا آپس میں تعلق دروازوں اور کھڑکیوں کی پوزیشن۔

پہلے حصہ میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ کمرے ضرورت سے زیادہ بڑے نہ ہوں اور چھوٹے بھی نہ ہوں۔ ان کی پوزیشن بہت ہی اہم ہے۔

(i) باورچی خانہ مشرق کی طرف ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ اچھا ہے۔ کہ صبح کے وقت باورچی خانہ میں سورج کی روشنی آئے۔ باورچی خانہ کی کھڑکی باہر گارڈن کی طرف ہونی چاہئے۔ کیونکہ جب باورچی خانہ میں عورت کام کر رہی ہوتی ہے۔ تو یہ ضروری ہے۔ کہ وہ باہر گارڈن میں دیکھ سکے جہاں اس کے بچے کھیل رہے ہونگے اور دوسرے گارڈن میں پھولوں اور پودوں سے بھی لطف اندوز ہو سکے۔

(ii) بیڈ روم کی لوکیشن شمال یا مغرب کی طرف ہو تو گرمیوں میں ٹھنڈے رہیں گے۔

(iii) ڈرائینگ اور لاؤنج شمال کی طرف۔

(iv) باتھ روم اور سٹور۔ جنوب کی طرف۔ ساری گرمی اسی طرف سے آتی ہے۔ یہ کمرے کسی حد تک گرمی کی شدت روکنے میں مدد دیں گے۔

(v) برآمدہ کی ضرورت صرف جنوب اور مغرب کی طرف ہوتی ہے۔

(vi) سامنے کی طرف کچھ کھلا حصہ چھوڑ دیں۔ تو مہمانوں کے لئے بیٹھنے کے کام آ جائے گا۔ خاص طور پر جب موسم خوشگوار ہے۔

(vii) کھڑکیوں کے اوپر شیڈ ضرور رکھیں۔

(viii) کھڑکیاں باہر کی طرف کھلیں تو بارش کا پانی اندر نہیں جائے گا۔ لیکن اگر اندر کی طرف کھولنی ہیں۔ تو ڈیزائن میں اندر کی طرف سے باہر پانی نکالنے کا انتظام ہونا چاہئے۔

(xi) کمروں میں دو طرفہ ہوا کا انتظام ہو تو بہتر ہے۔

اندرونی ڈیزائننگ

کمروں کے اندر کے ڈیزائن کی بڑی اہمیت ہے۔ عام طور پر اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

(i) مثلاً بیڈ روم میں پہلے اس کا سارا فرنیچر یعنی بیڈ، ڈریسنگ ٹیبل، وارڈ روب، ایک کرسی اور ایک میز کمرہ میں سیٹ کریں۔ اس کے بعد دروازوں اور کھڑکیوں کی پوزیشن کا فیصلہ کریں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کھڑکیاں اور دروازے بغیر کسی سوچ کے رکھ لئے جاتے ہیں۔ بعد میں جب فرنیچر سیٹ کرنے کا وقت آتا ہے تو بعض فرنیچر دروازے یا کھڑکی کے سامنے آ جاتے ہیں۔ اور بہت ساری جگہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں کمروں کا سائز بڑا ہونے کے باوجود فرنیچر تسلی بخش طریق سے سیٹ نہیں ہوتا۔

(ii) اسی طرح باتھ روم کی Fittings پہلے پلان پر مارک کریں۔ پھر کھڑکی اور دروازے کے متعلق فیصلہ کریں۔ یہ بہتر ہے۔ کہ اخراج والا پائپ سیدھا باہر جائے۔ سیٹ یا کموڈ کو باہر کی دیوار پر ہی رکھیں تو بہتر ہے۔ اگر سیٹ یا کموڈ اندر رکھیں گے۔ تو باہر جانے کا پائپ لمبا ہو جائے گا۔ اور اس میں Blockage ہو گئی۔ تو صفائی مشکل ہو جاتی ہے۔ باہر جانے والے پائپ میں کوئی Bend نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس کے اوپر کھڑکی ہونی چاہئے۔ تا کہ اگر کوئی بو پیدا ہوتی ہے۔ تو باہر نکل جائے۔ اس میں ہوا نکالنے کے لئے پنکھا رکھنا نہ بھولیں۔

(iii) باورچی خانہ میں چولہے کی پوزیشن، برتن رکھنے کی جگہ، سبزی اور دوسری اشیاء رکھنے کی جگہ پہلے متعین کر لیں۔ اس کے بعد دروازے اور کھڑکی کا فیصلہ کریں۔ اس میں بھی ہوا باہر نکالنے کے لئے پنکھا کی ضرورت ہے۔

(iv) دروازوں کی پوزیشن ایسی جگہ ہونی چاہئے۔ کہ ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں جانے کے لئے کم از کم فاصلہ طے کرنا پڑے۔

تعمیر کے لئے ضروری امور

اچھی پلاننگ اور اچھا انتظام کرنے سے آپ کم از کم 15 سے 20 فی صدی قیمت میں کمی کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

(i) پلان بنانے کے لئے آرکیٹیکٹ سے مشورہ کریں۔

(ii) کمروں کا سائز ضرورت سے زیادہ نہ رکھوائیں۔

(iii) سریے کا ڈیزائن انجینئر سے کروائیں۔ بعض لوگ اپنی مرضی سے زیادہ سریا ڈلوا دیتے ہیں۔ اس خیال سے کہ بلڈنگ زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔ یہ خیال درست نہیں۔ اگر ایک انسان کی خوراک دو روٹیاں ہیں اور آپ اس کو چار روٹیاں کھلا دیں گے۔ تو وہ زیادہ طاقتور نہیں ہوگا۔ بلکہ بیمار ہو جائے گا۔ اسی طرح بلڈنگ میں زیادہ سریا ڈالنے سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اور پیسے الگ ضائع ہوتے ہیں۔

(iv) دروازے اور کھڑکیاں اتنی رکھیں۔ جتنی ضرورت ہے۔ دروازے اور کھڑکیاں دیوار کی نسبت زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ کھڑکیوں کے سائز کے لئے یہ اصول ہے۔ اس میں شیشے کا رقبہ کمرے کے رقبہ سے 10% ہونا چاہئے۔ اس میں پھر 50% کھلنے کے قابل ہونا چاہئے۔

(v) کمروں میں ائرکنڈیشن یا روم کولر کی جگہ پہلے ہی رکھوالیں۔ بعد میں توڑ پھوڑ کریں گے تو رقم بھی ضائع ہوگی۔ اور کمرہ بھی خراب ہو جائے گا۔ اس سوراخ کو لکڑی کے فریم سے بند کیا جا سکتا ہے۔ اور بعد میں جب ضرورت پڑے تو کھول کر لگوا لیں۔ اس سوراخ کے نزدیک بجلی کا پوائنٹ رکھنا نہ بھولیں۔

(vi) باتھ روم میں یہ ضروری نہیں۔ کہ چاروں دیواروں پر ٹائلز لگوائی جائیں۔

(vii) دروازوں کا سائز مناسب ہو۔ یورپ میں ڈالنٹ کا دروازہ سوا دو فٹ بیڈ روم کا اڑھائی فٹ اور ڈرائینگ روم کا پونے تین فٹ اور باہر کا دروازہ تین فٹ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ سائز شائد ایشیا کے لئے چھوٹے معلوم ہوں حالات کے مطابق بڑے کر لیں۔ اگر دروازوں کی چوڑائی آپ کے ہاں جو پلائی کے شیٹ ملتے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا جائے۔ تو Wastage کم کی جا سکتی ہے۔

(viii) دروازوں کے فریم کا سائز عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ 4x4 رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر آپ نے لکڑی کے فریم بنانے ہیں۔ تو اسی سائز میں دو فریم بنائے جا سکتے ہیں۔ لوہے کے فریم سستے ہوتے ہیں۔ اگر آپ وہ استعمال کر لیں۔ اور دروازے لکڑی کے بنوالیں۔ تو اس میں بھی بچت ہو سکتی ہے۔

(ix) مکان کی تعمیر کا سامان اس کے استعمال سے کم از کم دو دن پہلے سائٹ پر موجود ہونا چاہئے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ مستری اور مزدور فارغ بیٹھے ہیں یعنی اینٹیں، بجری، ریت یا سیمنٹ پہنچا نہیں یا ختم ہو گیا ہے۔

ایک میسن اور ایک مزدور

ایک مستری کے ساتھ عام طور پر دو مزدور رکھنے کا رواج ہے۔ وہ اس لئے کہ ایک مزدور مستری کو سامان لا کر دیتا ہے۔ اور دوسرا مزدور مسالہ وغیرہ بنا کر مہیا کرتا ہے۔ یہ طریق درست نہیں۔ اگر دو تین مستری کام کر رہے ہیں۔ تو ان تینوں کے لئے ایک مزدور سب کو سامان مہیا کر سکتا ہے۔ اور ایک مزدور ہی سارے مستریوں کو مسالہ بنا کر دے سکتا ہے اس میں آپ کافی بچت کر سکتے ہیں۔ یہ طریق عام طور پر مستری پسند نہیں کرتے لیکن میں نے یہ نظام جہاں بھی رائج کیا ہے کافی بچت ہوئی ہے اور نظام بہت کامیاب رہا ہے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب سامان ختم ہو جائے تب مزدور کو سامان لینے کے لئے پکارتا ہے۔ اور جب تک مزدور سامان مستری صاحب کو نہیں دیتا مستری صاحب فارغ بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ خیال رکھیں کہ مستری کے پاس ہر وقت ہر قسم کا سامان موجود ہو۔ تا کہ وقت ضائع نہ ہو۔ جتنا وقت کم ضائع ہوگا بچت زیادہ ہوگی۔

جب مستری صاحبان صبح کام کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تو کم از کم آدھ پون گھنٹہ بغیر کام کرنے کے بیٹھے رہتے ہیں۔ کیونکہ مزدور کا ان کا سامان تیار کرنے میں اتنا وقت لگ جاتا ہے۔ تو آپ کو مستری کے پہلے گھنٹے کی مزدوری بغیر کسی کام کے ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ آپ مزدور کو ایک گھنٹہ پہلے آنے کا کہیں اور اس کو ایک گھنٹے کا اضافی معاوضہ دے دیں۔ اس طرح مستری کا وقت ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

جب کام ختم کرنے کا وقت آتا ہے۔ مستری اور مزدور عین وقت پر کام بند کر دیتے ہیں اور جو مسالہ وغیرہ بنا پڑا ہوتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ جو ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ انتظام کریں کہ جو مسالہ بنایا جا چکا ہے۔ وہ مستری صاحبان پورا استعمال کر کے جائیں۔ چاہے آپ کو اس کے لئے اضافی معاوضہ دینا پڑے۔

مستریوں کو یہ عادت ہے کہ جب آدھی اینٹ کی ضرورت ہوگی۔ پوری اینٹ کو بے دردی سے توڑ دیں گے۔ اگر آپ مزدور کو کہیں کہ جتنی آدھی اینٹیں سائٹ پر ہیں ان کو بھی مستری کے پاس رکھ دے۔ اور مستری صاحب کو ہدایت دے دیں۔ کہ آدھی اینٹیں جو پڑی ہیں۔ ان کو ہی استعمال کریں۔ تو اس سے بچت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

کام ختم ہونے پر ایک مزدور کو کچھ اوور ٹائم دے کر سارا سامان اپنی اپنی جگہ پر رکھوالیں اور سائٹ بھی صاف کروالیں۔ تا کہ اگلے دن کام شروع کرنے میں رکاوٹ پیش نہ آئے۔

70% گرمی چھت سے گھر میں داخل ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کو مناسب طریق سے Insolate کیا جائے۔ اس طرح آپ کے A.C کے خرچ میں کمی ہو جائے گی۔

ٹھیکیدار کو مقرر کرنے سے پہلے آرکیٹیکٹ سے مشورہ کر لیں۔

جو Points میں نے اوپر لکھے ہیں۔ بعض بہت چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بچت اگر ایک روپے کی ہے وہ بھی بچت ہے۔ قطرہ قطرہ کر کے ہی سمندر بن جاتا ہے۔ اس لئے بچت کی کوشش میں کمی نہیں ہونی چاہیے۔ چاہے بچت کتنی بھی چھوٹی ہو۔

زمین کا خشک حصہ تو مخصوص اور محدود ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خاندانوں کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو جانے سے پہلے سے بہت زیادہ مکانوں کی ضرورت ہے۔ خاکسار نے جب آج سے بیس سال پہلے لندن میں Housing Density پر اپنا مقالہ لکھا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہاں ایک ایکڑ میں دو یا تین گھر بنائے جاتے تھے۔ اور اس سے زیادہ مکان بنانے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ لیکن وقت کے ساتھ حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اب لندن کے 15 سے 20 میل باہر تک ایک ایکڑ میں 8-9 گھر بنتے ہیں۔ اور جیسے جیسے لندن شہر کے نزدیک آتے ہیں تو یہ Density بڑھتی جاتی ہے۔ پھر ایک ایکڑ میں 70 آدمیوں کی اجازت۔ پھر ایک ایکڑ میں 100 آدمیوں کی اجازت پھر 200 اور بالکل سنٹر میں آ جائیں تو یہ Density 1000 آدمی فی ایکڑ ہو جاتی ہے۔ ہانگ کانگ میں شہر میں Density 2000 آدمی فی ایکڑ بتائی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ آگے جا کر کیا ہوگا۔ لیکن ایک بات ضرور ہے کہ ہمیں اپنے محدود ذرائع کا بہت ہی کفایت شعاری سے استعمال کرنا ہوگا۔

خاکسار نے ایک کتابچہ Homes and Houses کے نام سے بہت سال پہلے شائع کیا تھا۔ اس میں ہر سائز کے مکانات کے نقشے ہیں ان کی کاپیاں خلافت لائبریری ربوہ اور قادیان میں بھی موجود ہیں۔ دوست ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تربیتی پروگرام

مورخہ 4-اکتوبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر محلہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ میں ایک تربیتی پروگرام منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے تحریک جدید کے ثمرات کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ پھر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے تربیت اولاد کے حوالے سے گفتگو کی۔ اختتامی خطاب میں مہمان خصوصی نے تحریک جدید کی قربانی کے نتیجہ میں جماعت کے عظیم الشان پھیلاؤ کے حوالے سے احباب کو آگاہ کیا۔ مکرم ملک عبدالرشید صاحب صدر محلہ نے جملہ مہمان کرام کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد تمام شرکاء کو حسن انتظام سے ناشتہ پیش کیا گیا۔ پروگرام میں 1056 مرد و زن شریک ہوئے۔

درخواست دعا

مکرم سلطان احمد صاحب ناصر آباد غربی سے تحریر کرتے ہیں میری اہلیہ مکرمہ بشریٰ سلطان صاحبہ بعارضہ جگر اور بلڈ پریشر، شوگر اور گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے علیل ہیں دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہیں۔ نیز خاکسار کو اپریل میں ایکسیڈنٹ کی چوٹوں کے اثرات برقرار ہیں درخواست دعا ہے۔

مکرم وحید احمد صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

مکرم نعیم فرید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حافظ محمد اشرف صاحب آف نصیر آباد رحمان ربوہ کی والدہ گیس سلنڈر میں آگ لگنے کے باعث شدید جھلس گئی ہیں۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ظہر احمد صاحب چیمہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عثمان احمد صاحب چیمہ دارالیمن شرقی ربوہ کی خوشدامن محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل مرحوم آف بھڈال ضلع سیالکوٹ کی بائیں ٹانگ گھٹنے کے نیچے سے کاٹنی پڑی ہے۔ مشن ہسپتال سیالکوٹ میں علاج جاری ہے۔ شفا کاملہ عاجلہ اور پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ سیدہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل خان صاحب ساکن ممباسہ کینیا نے 1941ء میں وصیت کی اب موصیہ آسٹریلیا میں ہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کا کسی کو ایڈریس معلوم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو اطلاع دیں۔''

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق جنگ کا خطرہ عراق پر امریکی حملے کے پیش نظر کویت نے احتیاطی تدابیر کے طور پر امریکی پیٹریاٹ میزائل نصب کر دیئے ہیں۔ کویت کے وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکی حملے کی صورت میں عراق کویت کے خلاف کیمیائی ہتھیار استعمال کرسکتا ہے۔ عراقی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم اپنے دفاع سے غافل نہیں۔ امریکہ مہلک ہتھیاروں کی موجودگی کی آڑ میں بغداد پر حملے کی کوشش کر رہا ہے۔ منہ توڑ جواب دیں گے۔

عراق پر حملہ کے خلاف مظاہرہ جنوبی کوریا میں 700 طلباء نے عراق پر امریکہ کے ممکنہ حملے کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین امریکہ کے خلاف نعرہ بازی کر رہے تھے۔

اسلامی ممالک تیل کا ہتھیار استعمال کریں

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کیلئے تیل کو بطور ہتھیار استعمال کریں۔ اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کا استحصال کیا جارہا ہے۔

عراق مہلک ہتھیار تلف کردے امریکہ کے ایوان نمائندگان نے صدر صدام کو اقتدار سے ہٹانے کے بارے میں صدر بش کی تجویز کی حمایت کر دی ہے۔ صدر بش نے ایوان کانگرس سے قرارداد کی منظوری کے بعد عراق کو ایک مرتبہ پھر خبردار کیا ہے کہ وہ فوری طور پر مہلک ہتھیار تلف کر دے ورنہ اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔

فوجی کارروائی کی مذمت فرانس جرمنی روس اور چین نے عراق کے خلاف مبینہ طور پر امریکی فوجی کارروائی کے منصوبے کی مذمت کی ہے۔ چین اور روس نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے اسلحہ کے انسپکٹروں کو فوری طور پر عراق پہنچ کر اپنا کام شروع کر دینا چاہئے تاکہ امریکہ اور برطانیہ کے اس دعویٰ کی تصدیق یا تردید ہوسکے کہ عراق تباہی پھیلانے والے ہتھیار تیار کر رہا ہے۔

ویزوں کا فول پروف نظام امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے ماہرین پر زور دیا ہے کہ وہ ویزوں کے اجراء کا ایسا نظام وضع کریں جس سے امریکہ کو نقصان پہنچانے کیلئے امریکہ کا ویزا حاصل کرنے والوں کا انسداد کیا جاسکے۔ امریکہ ایک کھلا ملک ہے اور یہاں تارکین وطن کا خیر مقدم کرنے والا معاشرہ موجود ہے۔ تاہم ویزوں کے اجراء کیلئے فول پروف نظام وضع کرنے کی ضرورت ہے۔

امریکی ریاستوں میں بدترین طوفان امریکی ریاستوں ٹیکساس اور لوزیانا میں تباہ کن بارشوں اور خوفناک سمندری طوفان سے پانچ لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 6/اکتوبر 2002ء

12-05 a.m	عربی زبان میں چند پروگرام
1-05 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
2-35 a.m	مجلس سوال و جواب ''انگریزی''
3-40 a.m	چلڈرنز کلاس 5-10-2002
4-50 a.m	جرمن ملاقات 26-2-2002
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' سیرت النبیؐ' عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب اردو
7-40 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
8-15 a.m	خطبہ جمعہ 4-10-2002
9-15 a.m	تاریخ احمدیت۔ سوال و جواب
10-00 a.m	لجنہ وناصرات سے ملاقات
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ عالمی خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	خطبہ جمعہ سپینش ترجمہ کے ساتھ
1-45 p.m	عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام
2-35 p.m	تاریخ احمدیت۔ سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین زبان میں چند پروگرامز
4-15 p.m	سیرت حضرت مسیح موعود
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' سیرۃ النبیؐ۔ عالمی خبریں
6-00 p.m	مجلس عرفان
7-00 p.m	بنگلہ زبان میں چند پروگرام
8-05 p.m	لجنہ وناصرات سے ملاقات
9-05 p.m	خطبہ جمعہ 4-10-2002
10-05 p.m	جرمن زبان میں چند پروگرام
11-10 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 7/اکتوبر 2002ء

12-10 a.m	عربی زبان میں پروگرامز
1-10 a.m	چلڈرنز کلاس
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب اردو
2-55 a.m	عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام
3-50 a.m	لجنہ وناصرات کے ساتھ ملاقات
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-00 a.m	بچوں کا تربیتی پروگرام
6-10 a.m	بچوں کے کارٹون
6-15 a.m	مجلس سوال و جواب انگریزی
7-15 a.m	روحانی خزائن سے سوال و جواب
8-05 a.m	اردو کلاس
9-30 a.m	چائنیز سیکھئے
10-00 a.m	فرانسیسی زبان میں پروگرامز
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز پروگرام
1-05 p.m	تقریر
1-40 p.m	مجلس سوال و جواب انگریزی
2-45 p.m	خطابات امام۔ کوئز
3-20 p.m	انڈونیشین زبان میں پروگرامز
4-20 p.m	چڑیا گھر کی سیر
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-10 p.m	بنگلہ زبان میں مختلف پروگرامز
8-15 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-15 p.m	ماریشس پروگرامز
10-15 p.m	جرمن زبان میں چند پروگرام
11-15 p.m	لقاء مع العرب

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
طلبہ اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت سے کم نہیں
حب مقوی دماغ۔ معجون دماغ۔ پھکی منڈی
تینوں زبردست ''برین ٹانک'' ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	5-اکتوبر	زوال آفتاب :	12-56
ہفتہ	5-اکتوبر	غروب آفتاب :	6-51
اتوار	6-اکتوبر	طلوع فجر :	5-41
اتوار	6-اکتوبر	طلوع آفتاب :	7-02

پارلیمنٹ کو آئینی ترامیم منظور یا مسترد کرنے کا اختیار ہوگا سپریم کورٹ آف پاکستان کے پانچ رکنی بنچ نے لیگل فریم ورک آرڈر مجریہ 2002ء کے بارے میں آئینی پٹیشن کی سماعت کے دوران یہ ریمارکس دیئے ہیں کہ منتخب شدہ پارلیمنٹ کو موجودہ حکومت کی طرف سے آئین میں کی گئی ترامیم کو منظور کرنے یا مسترد کرنے کا اختیار ہوگا- آئین اور آرٹیکل 239 بحال ہوتے ہی پارلیمنٹ کے اختیارات بحال ہو جائیں گے-

شاہد کریم اللہ پاک بحریہ کے نئے سربراہ مقرر

صدر پاکستان نے وائس ایڈمرل شاہد کریم اللہ کو ایڈمرل کے عہدے پر ترقی دے کر پاکستان نیوی کا نیا سربراہ مقرر کردیا ہے- موجودہ نیول چیف ایڈمرل عبدالعزیز مرزا 6-اکتوبر کو ریٹائر ہورہے ہیں- شاہد کریم اللہ 7-اکتوبر کو پاکستان نیوی کی کمان سنبھالیں گے- شاہد کریم اللہ نے 1965ء میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں شمولیت اختیار کی اور وہ کمیونیکیشن کے ماہر ہیں- دوران ملازمت اہم عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں اور دو تباہ کن جہازوں کی کمانڈ کر چکے ہیں-

مظفر گڑھ ٹریفک حادثے میں 5 ہلاک مظفر گڑھ کے قریب آئل ٹینکر موٹر سائیکل رکشہ پر چڑھ گیا حادثہ میں 5-افراد ہلاک ہوگئے-

تعلیمی انقلاب لا رہے ہیں مشرف شیخ زاید ہسپتال لاہور میں یونیورسٹی آف ہیلتھ اینڈ سائنسز کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم تعلیمی انقلاب لانے کی کوشش کررہے ہیں- انہوں نے کہا کہ ہم سائنسی تعلیم کو ترقی یافتہ ممالک کی سطح پر لائیں گے- صدر سخت حفاظتی انتظام میں لاہور پہنچے لاہور یونیورسٹی افتتاحی تقریب کی وجہ سے ٹریفک اور مریضوں کو شدید مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا-

انتخابی مہم 8-اکتوبر کی رات ختم ہو جائیگی

الیکشن کمیشن کے مطابق آئندہ انتخابات کیلئے انتخابی مہم 8 اور 9-اکتوبر کی درمیانی رات ختم ہو جائیگی اس کے بعد مہم چلانے پر قید اور جرمانہ کی سزا ہوگی- کسی کو جلسہ جلوس یا اجتماع کرنے کی اجازت نہیں ہوگی- پولنگ اسٹیشن سے چار سو گز کے حلقے میں کسی شخص کو ووٹ کیلئے بحث کرنے ووٹروں کو مائل کرنے اور ایک سو گز کے علاقے میں کوئی نوٹس بینر یا جھنڈا لگانے کی بھی اجازت نہیں ہوگی-

پاکستان میں آج تین بار گیارہ بجیں گے

پاکستان میں آج 5-اکتوبر کو تین بار گیارہ بجیں گے- صبح گیارہ رات کے گیارہ اور پھر بارہ بجے گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے کردی جائیں گی-

الیکشن میں تعینات فوجی افسر مجسٹریٹ درجہ اول ہونگے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے انتخابات کے موقع پر امن وامان برقرار رکھنے کیلئے تعینات کئے جانے والے فوجی افسروں کو فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے اختیارات دینے کا فیصلہ کیا ہے- ان کو امن وامان خراب کرنے والے کسی شخص کے خلاف سرسری سماعت کے بعد سزا دینے کا اختیار ہوگا-

ہتک عزت آرڈیننس میں مناسب ترمیم کی جائیگی وزارت اطلاعات کے ترجمان نے حکومت کی طرف سے جاری ہتک عزت آرڈیننس 2002ء پر اخباری تنظیموں کی طرف شدید احتجاج پر اعلان کیا ہے کہ اس میں مناسب ترمیم کی جائے گی-

سیل - سیل - سیل

تمام جاپانی لیڈیز ورائٹی اور سندھی چادروں اور کامدار کلوں پر حیرت انگیز سیل شروع-

قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم

اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی قمر ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب فون 212866

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61